URDU | VOTING IS AN OBLIGATION

This translation is made possible with a grant from SEAMAAC to CAIR-Philadelphia

اِنَّ الۡحَمۡدَلِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ يَهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ. وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

بیشک تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ ہم تعریف بیان کرتے ہیں اس کی اور ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور ہم اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم پناہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اپنے نفس کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دیں اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

”اے ایمان والو! دل میں اللہ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمہیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو“۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت:۱۰۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی) سے ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے“۔ (سورۃ النساء، آیت:۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ○

يُّصۡلِحۡ لَـكُمۡ اَعۡمَالَـكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہا کرو، اللہ تمہارے فائدے کے لیے تمہارے کام سنوار دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے“۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:۷۰،۷۱)

پہلا خطبہ:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

”اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں“۔ (سورۃ آل عمران، آیت:۱۰۴)

مسلمان علماء نے فرائض کی دو بڑی اقسام بیان کی ہیں:

اِنَّ الۡحَمۡدَلِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ يَهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنۡ يُضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَاَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَاشَرِيۡکَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

بیشک تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ ہم تعریف بیان کرتے ہیں اس کی اور ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور ہم اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم پناہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اپنے نفس کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دیں اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ

''اے ایمان والو! دل میں اللہ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمہیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو''۔ (سورۃ آل عمران، آیت:۱۰۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِىۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا کَثِيۡرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَيۡکُمۡ رَقِيۡبًا

''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی) سے ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے''۔ (سورۃ النساء، آیت:۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ○

يُّصۡلِحۡ لَـكُمۡ اَعۡمَالَـكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہا کرو، اللہ تمہارے فائدے کے لیے تمہارے کام سنوار دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے''۔ (سورۃ الاحزاب، آیت:۷۰، ۷۱)

پہلا خطبہ:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

''اور تمہارے درمیان ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جس کے افراد (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلائیں، نیکی کی تلقین کریں اور برائی سے روکیں ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں''۔ (سورۃ آل عمران، آیت:۱۰۴)

مسلمان علماء نے فرائض کی دو بڑی اقسام بیان کی ہیں:

(۱) فرض عین اور (۲) فرض کفایہ

(۱) فرض عین (انفرادی ذمہ داری) میں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، حلال کمانا اور حلال چیزوں کا کھانا، اللہ تعالیٰ اپنے گھر والوں اور معاشرے کے لحاظ سے صالح کردار اختیار کرنا شامل ہیں۔

یہ انفرادی ذمہ داریاں ہر اس مسلمان پر فرض ہیں جو ان کا مکلّف ہو اور انہیں پورا کرنے کے اخلاقی معیار پر پورا اترے (ذہنی و جسمانی پختگی کی صورت میں عائد ہونے والی اخلاقی ذمہ داریوں کا مکلّف ہو)۔

(۲) فرض کفایہ: (جو کہ معاشرتی ذمہ داریاں ہیں) میں شامل ہے کہ پہلے اپنے معاشرے سے برائی کو دور کیا جائے اس کے بعد اچھائی کو بڑے پیمانے پر قائم کیا جائے۔ علماء نے مندرجہ بالا آیت کے مفہوم سے قانونی اصول بنایا ہے۔

درء المفاسد و جلب المصالح:

انہوں نے محنت سے معاشرتی فرائض کا قیام اس طرح کیا کہ پہلے درء المفاسد یعنی برائیوں کو دور کیا جائے اس کے بعد جلب المصالح یعنی اچھائی و بھلائی کا قیام کیا جائے کیونکہ اچھائی اس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک برائیوں کو ختم نہ کر دیا جائے جو کہ اچھائی کے سامنے آنے اور اس کے مضبوط قیام کی راہ میں مانع ہوتی ہیں اور فوائد کو پہچاننا اور انہیں قائم رکھنا اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک ان برائیوں کو نہ ختم کر دیا جائے جو ان فوائد کی راہ میں حائل ہوتی ہیں اور ایک ایسا نگرانی کا نظام بنایا جائے جو کہ مستقل ان برائیوں کے پیدا ہونے سے حفاظت کرے۔

اچھائی نہیں پیدا ہو سکتی جب تک برائیوں کو ختم نہ کر دیا جائے جو کہ اچھائی کے پیدا ہونے کی راہ میں حائل ہیں۔ فوائد کو پہچاننا اور انہیں قائم نہیں کیا جا سکتا جب تک بنیادی برائیوں کو جڑ سے ختم نہ کر دیا جائے۔

مسلمان تنظیمیں جو کہ امریکی مسلمان برادری کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہم ذمہ داری کو پورا کرنے پر اُبھارتی ہیں۔ یعنی اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بارے میں۔ وہ مستقل امریکی مسلمان ووٹرز کو شمولیت کیلئے بلاتی ہیں۔ ہماری معاشرتی ذمہ داریوں کے مکمل فریم ورک کے اہم کام کے طور پر یہ مکمل فریم ورک درحقیقت معاشرتی بہتری کے ہر دائرہ میں کام کرنے کا عزم ہے جس میں کہ سیاسی شمولیت بھی ایک حصہ ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

’’اور کسی قوم کی تمہارے ساتھ یہ دشمنی کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم (ان پر) زیادتی کرنے لگو اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے‘‘۔ (سورۃ مائدہ، آیت:۲)

ابن تیمیہؒ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت سیاست کی بنیاد ہے۔ ہم ایک دوسرے کی نیکی کی طرف مدد کیسے کریں؟ جو کہ اچھائی کے ہر

پہلو کو بیان کرتی ہے (آمدنی میں عدم مساوات کا مقابلہ کرنا، ماحول کو تباہ کرنے کے خلاف آواز اٹھانا، سیاسی بے ایمانی/فساد کا مقابلہ کرنا، ہر طرح کے لوگوں کو قبول کرنا) اور تقویٰ اور ادب؟

قرآن پاک اس بارے میں تفصیل نہیں بیان کرتا لیکن ہماری ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کو اس کا حل نکالنے، خود کو منظّم کرنے اور اپنے مؤقف کیلئے اپنی آواز کو اونچا کرنے کیلئے استعمال ہونا چاہیے۔

بہت سارے طریقوں میں سے ایک طریقہ جس کے ذریعے دوسری برادریوں نے اپنے مقاصد حاصل کیے ہیں، اور اس کی مثال سے امریکہ کے مسلمان بھی سبق حاصل کر سکتے ہیں، یہ ہے کہ سیاسی کاموں میں حصہ لیا جائے اور سیاسی کاموں میں حصہ لینے کا بنیادی طریقہ جس میں کہ ہر سال بہت ہی تھوڑا وقت لگتا ہے ووٹنگ میں حصہ لینا ہے لیکن ووٹ دینے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا نام رجسٹر کروایا جائے۔ اس لیے جن لوگوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروائی میں ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ وہ اپنی سٹیٹ میں ووٹ دینے کی رجسٹریشن کی آخری تاریخ یعنی پیر 22 اپریل 2019ء سے پہلے اپنا نام رجسٹر کروالیں تاکہ وہ منگل 21 مئی 2019ء کو ہونے والے انتخابات میں ووٹ ڈال سکیں۔

ہر سال مسلمانوں کو ایک اہم موقع ملتا ہے کہ وہ آئیں اور انتخابات میں ووٹ ڈالیں ان لوگوں کے حق میں جو مہاجرین اور کام کرنے والے لوگوں کا ساتھ دیں اور ناانصافی تعصب کی فضا میں آواز اٹھائیں۔

خاص طور پر اس سال کے ضمنی انتخابات میں یہ بات داؤ پر لگی ہے کہ آپ کا ٹیکس کس طرح استعمال کیا جائے گا، آپ کے اسکولوں کی امداد کس طرح ہوگی اور آپ کی پولیس آپ سے کس طرح برتاؤ کرے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی معاشرتی ذمہ داریوں، اپنے فرض کفایہ کو بہتر طور سے ادا کرنے کی جانب رہنمائی فرمائیں اور اس برادری کو توفیق عطا فرمائیں کہ وہ اپنے ملک میں تبدیلی لانے کیلئے کام کر سکے۔

دوسرا خطبہ:

ووٹ کرنے سے متعلق کچھ اعتراضات اور ان کے بارے میں ہمارے جوابات درج ذیل ہیں:

1- اعتراض: میرے ووٹ کی اہمیت نہیں۔

جواب: یاد رکھیں Bernie Sanders مسلمانوں اور عرب لوگوں کے ووٹ کی طاقت سے 2016ء کے Michigan Primary انتخابات میں جیتا تھا۔

2- اعتراض: آج کل کے سارے سیاست دان بدعنوان ہیں۔

جواب: دوسرے ایماندار امیدواروں کو آگے لانے کے لیے کام کریں۔

3- اعتراض: کیا ہو اگر میں کسی ایسے آدمی کے حق میں ووٹ دوں جو برا ثابت ہو؟

جواب: اس آدمی کو اگلے انتخابات میں تبدیل کر دیں۔

4- اعتراض: یہ نظام سخت/ غیر لچکدار ہے اور دو پارٹیز کے درمیان تقسیم ہوا ہے۔
جواب: اس کا شعور پیدا کرنے اور کیمپین فائنینس ریفارم و دیگر طریقوں کے ذریعے سیاسی تبدیلی لانے کے لیے کام کریں۔

5- اعتراض: ووٹ دینا اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا انکار ہے۔

جواب: یہ جان بوجھ کر جہالت اختیار کرنا ہے کیونکہ معاشرے میں بہتر تبدیلی لانے کیلئے کام کرنا فرض کفایہ ہے اور ووٹ دینا کسی صورت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا انکار نہیں بلکہ یہ معاشرے کے بارے میں اجتماعی رائے کو استعمال میں لاتے ہوئے قانونی طریقے سے تبدیلی لانے کا نام ہے۔ اس لیے اس طرح کے بودے دلائل سے دھوکا نہ کھائیں۔

شیخ طہٰ جابر الوانی کا فتویٰ ہے: (ان کا انتقال 4 مارچ 2016ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوں)

مسلمانوں کیلئے فعال طور پر انتخابات میں حصہ لینا مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ضروری ہے۔

1- امریکی شہری ہونے کی بنا پر اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے ہمیں سیاست میں حصہ لینا ضروری ہے۔

2- ہماری اس شمولیت کے ذریعے ہمیں پوری دنیا کے مسلمانوں کی حمایت میں سہولت ہوسکتی ہے۔

3- غیر مسلموں کے ساتھ میل جول اور سیاست میں شامل ہونے سے اسلام کا پیغام پھیلانے میں مدد ملے گی۔

4- اس سے اسلام کی عالمگیر ہونے کا پیغام پہنچانے میں مدد ملے گی۔

ہماری شمولیت, اسلام کی طرف سے ہمارے اوپر ذمہ داری ہے۔ یہ محض ''ایک حق'' نہیں جو کہ ہم اپنی مرضی سے چھوڑنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہ ہمیں موقع فراہم کرتا ہے اپنے انسانی حقوق کی حفاظت کا، اپنی ضروریات کے پورا ہونے کی ضمانت اور امریکہ وغیر ممالک میں مسلمانوں وغیر مسلموں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کیلئے کام کرنے کا جو کہ کبھی ہمیں ان عظیم اہداف/ مقاصد کے حصول میں مدد کرے وہ ایک اسلامی ذمہ داری بن جاتا ہے۔

اس میں شامل ہیں:

سیاسی اور مالی طور پر ان غیر مسلم امیدواروں کی مدد کرنا جن کے عقائد و اقدار ہم مسلمانوں سے سب سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں اور جو ہمارے مسائل کو حل کرنے اور ہمارے معاملات میں سب سے زیادہ مدد کرتے ہیں۔

ووٹ کیلئے رجسٹر کرنا اور پھر ووٹ دینا۔ اگرچہ یہ دونوں مختلف عمل ہیں لیکن یہ انتخابی عمل کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اس عمل میں ہماری شمولیت لازمی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

''بیشک اللہ انصاف کا، احسان کا، اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی بدی اور ظلم سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو''۔ (سورۃ نحل، آیت: ۹۰)

☆☆☆